رسالہ نمبر: 87

قَبر کی پہلی رات

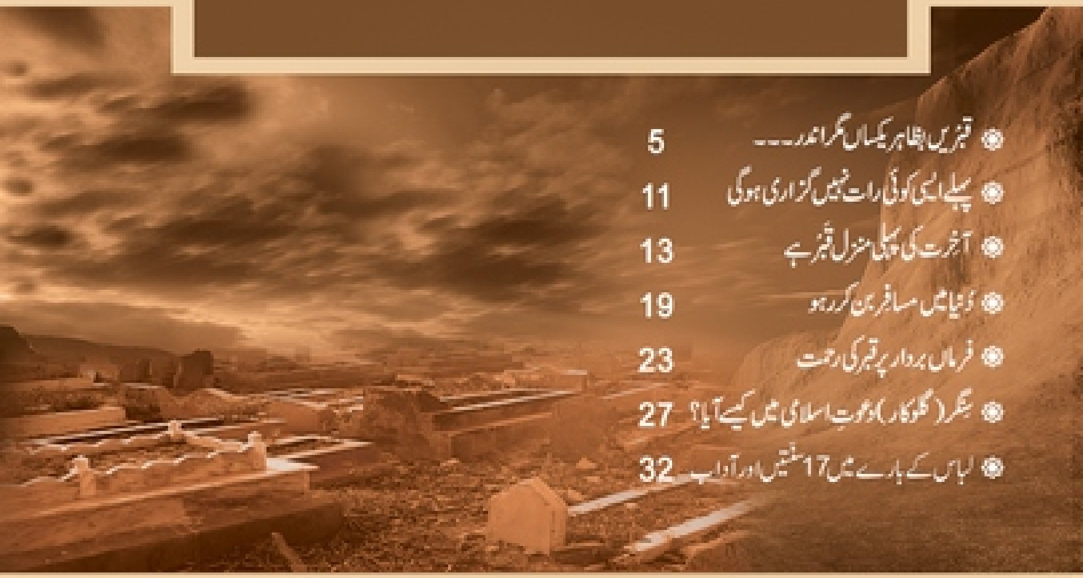

قبریں بظاہر یکساں مگر اندر۔۔۔ 5
پہلے ایسی کوئی رات نہیں گزاری ہوگی 11
آخرت کی پہلی منزل قَبْر ہے 13
دُنیا میں مسافر بن کر رہو 19
فرماں بردار پر قبر کی رحمت 23
سنگر (گلوکار) دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟ 27
لباس کے بارے میں 17 سنّتیں اور آداب 32

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
مُحمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قبر کی پہلی رات [1]

شیطان ہرگز نہیں چاہے گا کہ یہ رسالہ (36 صفحات) مکمّل پڑھ کر قبر کی پہلی رات کی تیّاری کا آپ کا ذِہن بنے، شیطان کا وار ناکام بنادیجئے

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُلصِراط پر نور ہے جو روزِ جُمعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی گُل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائیگا
پر رسُولُ اللّٰہ کا دینِ حَسَن رہ جائیگا

ہم صفیر و باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بُلبلیں اُڑ جائیں گی سُونا چمن رہ جائیگا

اَطلَس کمخواب کی پُوشاک پر نازاں نہ ہو
اِس تنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائیگا

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی) میں ۲۷ ربیع النور ۱۴۳۱ ھ (14-3-2010) اتوار کے روز فرمایا جوضرورتاً ترمیم کے ساتھ طبع کیا گیا۔ ۔ مجلس مکتبة المدینه

فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عزّوجلّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم)

جلیلُ القدر تابِعی حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے گھر کے دروازے پر تشریف فرما تھے کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا، آپ رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ بھی اُٹھے اور جنازے کے پیچھے چل دیئے۔ جنازے کے نیچے ایک **مَدَنی مُنّی** زاروقِطار روتی ہوئی دوڑی چلی جارہی تھی، وہ کہہ رہی تھی: **اے بابا جان!** آج مجھ پر وہ وَقت آیا ہے کہ پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا **حَسَن** بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے جب یہ درد بھری آواز سنی تو آنکھیں اشکبار، دل بیقرار ہوگیا، دستِ شفقت اُس غمگین و یتیم بچی کے سر پر پھیرا اور فرمایا: بیٹی! تم پر نہیں بلکہ تمہارے **مرحوم بابا جان** پر وہ وقت آیا ہے کہ آج سے پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ دوسرے دن آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ نے اُسی مَدَنی مُنّی کو دیکھا کہ آنسو بہاتی قَبْرِستان کی طرف جارہی ہے۔ حضرت سیِّدُنا **حَسَن** بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی حُصولِ عبرت کیلئے اُس کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ قَبرِستان پہنچ کر مَدَنی مُنّی اپنے والدِ مرحوم کی قَبر سے لِپٹ گئی۔ حضرت سیِّدُنا **حَسَن** بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **ایک** جھاڑی کے پیچھے چُھپ گئے۔ مَدَنی مُنّی اپنے رُخسار مٹّی پر رکھ کر رو رو کر کہنے لگی: **اے بابا جان!** آپ نے اندھیرے میں چَراغ اور غمخوار کے بغیر **قَبر کی پہلی رات** کیسے گزاری؟ **اے بابا جان! کل** رات تو میں نے گھر میں آپ کے لئے **چَراغ** جلایا تھا، آج رات قَبر میں چَراغ کس نے روشن کیا ہوگا! **اے بابا جان! کل** رات گھر کے اندر میں نے آپ کے لئے بچھونا بچھایا تھا آج رات قَبر میں بچھونا کس نے **بچھایا** ہوگا! **اے بابا جان! کل** رات گھر کے اندر میں نے آپ کے

ہاتھ پاؤں دبائے تھے آج رات قَبر میں ہاتھ پاؤں کس نے دبائے ہوں گے! **اے بابا جان!** کل رات گھر کے اندر میں نے آپ کو **پانی** پلایا تھا آج رات قَبر میں جب پیاس لگی ہوگی اور آپ نے پانی مانگا ہوگا تو پانی کون لایا ہوگا! **اے بابا جان!** کل رات تو آپ کے **جسم** پر چادر میں نے اُڑھائی تھی آج رات کس نے اُڑھائی ہوگی؟ **اے بابا جان!** کل رات تو گھر کے اندر آپ کے چِہرے سے **پسینہ** میں پُونچھتی رہی ہوں آج رات قبر میں کس نے پسینہ صاف کیا ہوگا! **اے بابا جان!** کل رات تک تو آپ جب بھی مجھے **پکارتے** تھے میں آجاتی تھی آج رات قبر میں آپ نے کسے پکارا ہوگا اور پکار سُن کر کون آیا ہوگا! **اے بابا جان!** کل رات جب آپ کو بھوک لگی تھی تو میں نے کھانا پیش کیا تھا، آج رات جب قبر میں بھوک لگی ہوگی تو کھانا کس نے دیا ہوگا! **اے بابا جان!** کل رات تک تو میں آپ کے لئے طرح طرح کے **کھانے** پکاتی رہی ہوں آج **قبر کی پہلی رات** کس نے پکایا ہوگا!

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی **غم** کی ماری اور دکھیاری مَدَنی مُنّی کی یہ درد بھری باتیں سن کر رو پڑے اور قریب آ کر فرمایا: اے بیٹی! اِس طرح نہیں بلکہ یوں کہو: **اے بابا جان!** دَفن کرتے وَقت آپ کا چِہرہ **قبلہ رُخ** کیا گیا تھا، آیا آپ بھی اُسی حالت پر ہیں یا چِہرہ دوسری طرف پھیر دیا گیا ہے؟ **اے بابا جان!** آپ کو صاف ستھرا کفن پہنا کر دفنایا گیا تھا کیا اب بھی وہ صاف ستھرا ہی ہے؟ **اے بابا جان!** آپ کو قَبر میں صحیح و سالم بدن کے ساتھ رکھا گیا تھا، آیا اب بھی جسم سلامت ہے یا اُسے **کیڑوں** نے کھالیا

ہے؟ اے **بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ **قبر کی پہلی رات** بندے سے ایمان کے بارے میں سُوال کیا جائے گا تو کوئی جواب دے گا اور کوئی مایوس رہے گا تو آپ نے اس سُوال کا دُرست جواب دے دیا ہے یا ناکام رہے ہیں؟ اے **بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ بعض مُردوں پر قَبْر کُشادَگی کرتی ہے اور بعض پر تنگی تو آپ پر قَبْر نے تنگی کی ہے یا کُشادَگی؟ اے **بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ کسی مَیِّت کے کفن کو جنّتی کفن سے اور کسی کے کفن کو جہنَّم کی آگ کے کفن سے بدل دیا جاتا ہے تو آپ کا کفن آگ سے بدلا گیا یا جنّتی کفن سے؟ اے **بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ قَبْر کسی کو اِس طرح دباتی ہے جس طرح ماں اپنے بچھڑے ہوئے لال کو فرطِ شفقت سے سینے کے ساتھ چمٹا لیتی ہے اور کسی کو غضب ناک ہو کر اِس قَدَر زور سے بھینچتی ہے کہ اُس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں تو قَبْر نے آپ کو ماں کی طرح نرمی سے دبایا، یا پسلیاں توڑ پھوڑ ڈالی ہیں؟ اے **بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ مُردے کو جب قَبْر میں اُتارا جاتا ہے تو وہ دونوں صورتوں میں پچھتاتا ہے، اگر وہ نیک بندہ ہے تو اِس بات پر پچھتاتا ہے کہ اُس نے نیکیاں **زیادہ** کیوں نہ کیں اور اگر گنہگار رہے تو اِس پر کہ گناہ کیوں کئے! تو اے **بابا جان!** آپ نیکیوں کی کمی پر پچھتائے یا گناہوں پر؟ اے **بابا جان!** کل جب میں آپ کو پکارتی تھی تو مجھے جواب دیتے تھے، آج میں کتنی بدنصیب ہوں کہ قَبْر کے سرہانے کھڑی ہو کر پکار رہی ہوں مگر مجھے آپ کے جواب کی آواز سنائی نہیں دیتی! اے **بابا جان!** آپ تو مجھ

سے ایسے جُدا ہوئے کہ قِیامت تک دوبارہ نہیں مل سکتے۔ اے خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے میدان میں مجھے اپنے بابا جان کی ملاقات سے محروم نہ کرنا۔

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی کی یہ باتیں سن کروہ مَدَنی مُنّی عرض گزار ہوئی: اے میرے سردار! آپ کے نصیحت آموز کلمات نے مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کردیا ہے۔ اس کے بعد وہ روتی ہوئی حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی کے ساتھ واپس لوٹ آئی۔

(المواعظ العصفورية لابی بکر بن محمد العصفوری، مترجم ص۱۱۸ بتصرف مکتبۂ اعلیٰ حضرت)

آنکھیں رو رو کے سُوجانے والے جانے والے نہیں آنے والے

کوئی دن میں یہ سرا اُوجڑ ہے ارے او چھاؤنی چھانے والے

نفس! میں خاک ہوا تو نہ مٹا ہے! مری جان کے کھانے والے

ساتھ لے لو مجھے میں مُجرِم ہوں راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے

ہوگیا دَھک سے کلیجہ میرا

ہائے رُخصت کی سنانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبریں بظاہر یکساں مگر اندر......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی نہ کبھی تو قبرِستان میں جانے کا آپ سبھی کو اِتّفاق

ہوا ہوگا۔ کیا کبھی غور کیا کہ **قبرِستان** کی سوگوار فضائیں، غمناک ہوائیں زبانِ حال سے اعلان کررہی ہیں: اے دنیوی زندگی پر مطمئن رہنے والو! تم سبھی کو ایک نہ ایک دن یہاں ویرانے میں قبر کے گہرے گڑھے کے اندر آ پڑنا ہے۔ یاد رکھئے! یہ قَبْریں جو اوپر سے ایک جیسی دکھائی دیتی ہیں ضَروری نہیں کہ اِن کی اندرونی حالتیں بھی یکساں ہوں، جی ہاں اِس مٹّی کے ڈھیر تلے دفن ہونے والا اگر کوئی **نمازی** تھا، رَمَضانُ المبارَک کے روزے رکھنے والا تھا، سارا ماہِ مبارک یا کم از کم آخری عَشَرۂ مبارَکہ کا **اعتِکاف** کرنے والا تھا، **ماہِ رَمَضان** کا عاشق وقدر دان تھا، فرض ہونے کی صورت میں اپنی **زکوٰۃ** پوری ادا کرنے والا تھا، رِزْقِ حلال کمانے والا تھا، بقدرِ کفایت حلال روزی پر قناعت کرنے والا تھا، تلاوتِ **قراٰن** کرنے والا تھا، تہجُّد، اشراق وچاشت اور اَوّابین کے نوافِل ادا کرنے والا تھا، **عاجِزی** کرنے والا تھا، حُسنِ اَخلاق کا پیکر تھا، شریعت کے مطابق ایک مٹّھی تک **داڑھی** بڑھانے والا تھا، **عِمامے** کا تاج سر پر سجانے والا تھا، **سُنّتوں** کا متوالا تھا، ماں باپ کی فرماں برداری کرنے والا تھا، بندوں کے حُقُوق ادا کرنے والا تھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے **محبوب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا چاہنے والا تھا، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان واہلبیتِ عُظام اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کا **دیوانہ** تھا، تو اُس کی **قَبْر** جو اوپر سے مِٹّی کی چھوٹی سی ڈھیری نُما دکھائی دے رہی ہے، ہوسکتا ہے کہ **اللہ** **ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے **فضل** وکرم سے اُس کا اندرونی حصّہ تاحدِّ نگاہ وسیع ہو چکا ہو،

قبر میں جنّت کی کِھڑکی کُھلی ہوئی ہواور اِس مِٹّی کے ظاہری ڈھیر تلے **جنّت** کا حسین باغ موجود ہو۔ دوسری طرف اِسی مِٹّی کے ڈھیر تلے دَفْن ہونے والا اگر **بے نَمازی** تھا، رَمَضانُ المبارک کے روزے جان بوجھ کر برباد کرنے والا تھا، رَمَضانُ المبارک کی راتوں میں گلیوں کے اندر کرکٹ وغیرہ کھیلوں کے ذریعے مسلمانوں کی عبادتوں یا نیندوں میں خلل ڈالنے والا یا اِس طرح کے کھیل کھیلنے والوں کا تماشائی بن کر ان کی حوصلہ افزائی کرنے والا تھا، فرض ہونے کے باوجود **زکوٰۃ** کی ادائیگی میں بُخْل کرنے والا تھا، **حرام روزی** کمانے والا تھا، **سُود و رِشوت** کا لین دین کرنے والا تھا، لوگوں کے **قرضے** دبا لینے والا تھا، **شراب** پینے والا تھا، **جُوا** کھیلنے والا تھا، شراب و جوئے کے اڈّے چلانے والا تھا، مسلمانوں کی بلااجازتِ شَرعی **دل آزاریاں** کرنے والا تھا، مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر بَھتّہ وصول کرنے والا تھا، تاوان کی خاطر مسلمانوں کو **اِغوا** کرنے والا تھا، **چوری** کرنے والا تھا، **ڈاکہ** ڈالنے والا تھا، امانت میں **خِیانت** کرنے والا تھا، زمینوں پر ناجائز قبضے کرنے والا تھا، بے بس کسانوں کا خون چوسنے والا تھا، اِقتِدار کے نشے میں بدمست ہو کر ظلم وستم کی آندھیاں چلانے والا تھا، داڑھی منڈوانے یا ایک مٹّھی سے گھٹانے والا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنے دکھانے والا تھا، گانے باجے سننے سنانے والا تھا، گالی گلوچ، جھوٹ، **غیبت**، چغلی، تہمت وبدگمانی اور تَکَبُّر کا عادی تھا، ماں باپ کا نافرمان تھا، تو ہوسکتا ہے کہ مٹّی کے اس پُرسکون نظر آنے والے ڈھیر تلے بے قراری کا عالَم ہو، جہنّم کی کِھڑکی کُھلی ہوئی ہو، آگ سُلگ رہی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پردُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔(ابویعلی)

ہو، سانپ اور بچھو دَفْن ہونے والے کے بَدَن پر لپٹے ہوئے ہوں اور ایسی چیخ وپکار مچی ہوئی ہو جسے ہم سُن نہیں سکتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
بائیں رستے نہ جا مسافر سُن مال ہے راہ مار[1] پھرتے ہیں
جاگ سُنسان بن ہے رات آئی گُرگ[2] بہرِ شکار پھرتے ہیں
نفس یہ کوئی چال ہے ظالم
جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک دن مرنا ھے آخِر موت ھے

اے عاشقانِ رسول! اِن قبرستانوں کی ویرانیوں کو دیکھئے اور غور کیجئے کہ کیا جیتے جی ہم میں سے کوئی کسی قبرستان میں ایک رات ہی تنہا گزار سکتا ہے؟ شاید کوئی بھی ہمّت نہ کر پائے، تو جب جیتے جی تنہا رہنے سے گھبراتے ہیں تو مرنے کے بعد جب کہ تمام دوست و احباب اور سارے عزیز و اَقارِب چُھوٹ چکے ہوں گے، عقل سلامت ہوگی، سب کچھ دیکھ اور سُن رہے ہوں گے مگر ہِلنے جُلنے اور بولنے سے بھی قاصِر ہوں گے ایسے ہوش رُبا حالات میں اندھیری قبر کے اندر تنہا کیونکر رہ پائیں گے! آہ! اپنا حال تو یہ ہے کہ اگر آسائشوں سے بھرپور خوبصورت ایئر کنڈیشنڈ کوٹھی میں بھی تنہا قید کر دیا جائے تو گھبرا جائیں!

مـــــــــــــــــــــــدینہ

[1]: لُٹیرے [2]: بھیڑیا

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دلِ بے کس کا اِس آفت میں آقا تُو ہی والی ہے

اُترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ[۱] آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے

اندھیرا گھر، اکیلی جان، دَم گھٹتا، دل اُکتاتا
خدا عزوجل کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

رضاؔ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ منزل تو جیسی ہے وہ اِک میں کیا سبھی کو ہے
تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقین مانئے! **قَبرِستان** میں دَفْن ہونے والے آج ہمیں زبانِ حال سے نصیحت کررہے ہیں: ''**اے غافل انسانو!** یاد رکھو! کل ہم بھی وہیں (یعنی دنیا میں) تھے جہاں آج تم ہو اور کل تم بھی یہیں (یعنی قبر میں) آ پہنچو گے جہاں آج ہم ہیں۔'' یقیناً جو دنیا میں پیدا ہوا اُسے مرنا ہی پڑے گا، جس نے زندگی کے پھول چُنے اسے موت کے کانٹے نے ضَرور زخمی کیا، جس نے خوشیوں کا گَنج (یعنی خزانہ) پایا اسے موت کا رَنج مل کر رہا!

ہم دنیا میں ترتیب وار آئے ہیں لیکن............

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اِس دنیا میں ایک ترتیب سے آئے ضَرور ہیں یعنی یوں کہ پہلے **دادا** پھر باپ پھر بیٹا پھر پوتا لیکن مرنے کی ترتیب ضَروری نہیں، بوڑھا

[۱] اندھیرا پاکھ یعنی مہینے کے آخری پندرہ دن

دادا زندہ ہوتا ہے مگر شِیر خوار یعنی دودھ پیتا پوتا موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے، کسی کے نانا جان حیات ہوتے ہیں مگر امّی جان داغِ مُفارَقت (یعنی جُدائی کا صدمہ) دے جاتی ہیں۔ ہم میں سے کسی کے گھر سے اس کے بھائی کا جنازہ اُٹھا ہوگا، کسی کی ماں نے نگاہوں کے سامنے دم توڑا ہوگا، کسی کے باپ نے موت کو گلے لگایا ہوگا، کسی کا جوان بیٹا حادِثے کا شکار ہوکر موت سے ہم کنار ہوا ہوگا، کسی کی دادی جان مُلکِ عَدَم یعنی قَبرِستان روانہ ہوئی ہوں گی تو کسی کی نانی جان نے کُوچ کی ہوگی۔ اپنے فوت ہوجانے والے ان عزیز واَقرِبا کی طرح ایک دن ہم بھی اچانک یہ دُنیا چھوڑ جائیں گے ؎

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تِرا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سَیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن بے جاں اِسے کیڑوں نے کھانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اینٹوں کا سرہانا ہے
نہ بَیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تُو کیوں پھرتا ہے سَو دائی عمل نے کام آنا ہے
کہاں ہے زَورِ نَمرودی! کہاں ہے تختِ فِرعونی!
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے
عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے
نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُو نے جانا ہے
جہاں کے شُغل میں شاغِل خدا کے ذِکر سے غافِل
کرے دعوٰی کہ یہ دنیا مِرا دائم ٹھکانہ ہے
غُلامؔ اِک دَم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غَرّہ
خدا عزَّوجلَّ کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلے ایسی کوئی رات نہیں گزاری ہوگی

حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں اُن دو دنوں اور دو راتوں کے بارے میں نہ بتاؤں !(۱) ایک دن وہ ہے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والا تیرے پاس رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا مژدہ (یعنی خوشخبری) لے کر آئے گا یا اس کی ناراضی کا پیغام ۔اور (۲) دوسرا دن وہ جب تو اپنا **نامۂ اعمال** لینے کے لئے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حاضِر ہوگا اور وہ نامۂ اعمال تیرے دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں (یعنی الٹے) میں ۔ (اور دو راتوں میں سے) (۱) ایک رات وہ ہے جو میِّت اپنی **قبر** میں گزارے گی کہ اس سے پہلے اس نے ایسی رات کبھی نہیں گزاری ہوگی ۔اور (۲) دوسری رات وہ ہے جس کی صبح کو **قِیامت** کا دن ہوگا اور پھر اس کے بعد کوئی رات نہیں آئے گی ۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ص۳۸۸ حدیث۱۰۶۹۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی وصیّت

اے آج کے زندو اور کل کے مُردو، اے فنا ہو جانے والو، اے کمزورو، اے ناتُوانو، اے ضعیفو، اے بچّو، اے جوانو، اے بوڑھو! یقیناً **قبر کی پہلی رات** نہایت اہم رات ہے میرے آقا اعلٰی حضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، عاشقِ ماہِ نُبُوت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت ، ماحِیٔ بِدعت، پیکرِ فُنُون وحکمت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت،

حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے بہت بڑے ولیُّ اللّٰہ اورزَبردست عاشِقِ رسول ہونے کے باوُجود یہ **وصیت** فرمائی کہ: (بعدِ دفن تلقین کرنے کے بعد) ڈیڑھ گھنٹہ میرے مُواجَھہ (یعنی قبر کے چہرے والے حصے) میں دُرُود شریف ایسی آواز سے پڑھتے رہیں کہ میں سنوں۔ پھر مجھے اَرحَمُ الرّٰحِمین کے سپُرد کرکے چلے آئیں، اور اگر تکلیف گوارا ہو سکے تو تین شبانہ روز کامل (یعنی مکمّل تین دن اور تین راتیں) پہرے کے ساتھ دو عزیز یا دوست مُواجَھہ میں قراٰن شریف ودرود شریف ایسی آواز سے بِلا وَقفہ پڑھتے رہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اِس نئے مکان میں دل لگ جائے۔

(حیاتِ اعلٰی حضرت، حصّہ سوم ص ۲۹۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

سگِ مدینہ کی وصیّت

اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیہِ رَحمَۃُ رَبِّ العِزَّت کی پیروی کرتے ہوئے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ نے بھی اِسی طرح کی **وصیّت** کر رکھی ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 436 صَفْحات پر مشتمل ''**رسائلِ عطّاریہ**'' میں شامل رسالے ''مدنی وصیّت نامہ'' صَفحہ 394 پر ہے: ''ہو سکے تو میرے اہلِ محبت میری تدفین کے بعد 12 روز تک، یہ نہ ہو سکے تو کم از کم 12 گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کئے رہیں اور ذِکر ودُرُود اور تلاوت ونعت سے میرا دل بہلاتے رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا، اِس دوران بھی اور ہمیشہ نَماز باجماعت کا اہتمام رکھیں۔''

محبوبِ باری صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی اشکباری

ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہمیں بخشوانے والے میٹھے میٹھے مکی مدنی مصطفٰے، شافعِ یومِ جزا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا قبر کے تعلُّق سے خوفِ خدا عزَّوَجلَّ مُلاحظہ ہو۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، ہم سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم قَبر کے کَنارے پر بیٹھے اور اتنا روئے کہ مِٹّی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: اِس کے لئے تیّاری کرو۔
(سُنَنِ اِبن ماجه ج ۴ ص ۴٦٦ حدیث ۴۱۹۵ دارالمعرفة بیروت)

سویا کیے نابکار بندے
رویا کیے زار زار آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آخِرت کی پہلی منزل قبر ھے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی کی قَبر پر تشریف لاتے تو اس قَدَر آنسو بہاتے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی داڑھی مبارک تر ہوجاتی۔ عرض کی گئی: جنّت ودوزخ کا تذکِرہ کرتے وَقت آپ نہیں روتے مگر قَبر پر بہت روتے ہیں اِس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میں نے نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے سنا ہے: آخِرت کی سب سے پہلی منزِل قَبر ہے، اگر قَبر والے نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ

زِیادہ سخت ہے۔ (سُنَنِ اِبن ماجہ ج۴ ص۵۰۰ حدیث ۴۲۶۷)

جنازہ خاموش مبلِّغ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ذُوالنُّورین، جامِعُ القراٰن حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ کا خوفِ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ **عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ** یعنی اُن دس خوش نصیب صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان میں سے ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے خُصوصی طور پر جنّتی ہونے کی بِشارت دی تھی، ان سے معصوم فِرشتے **حیا** کرتے تھے۔ اِس کے باوُجود قَبْر کی ہولناکیوں، وحشتوں، تنہائیوں اور اندھیریوں کے بارے میں بے انتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اپنی قَبْر کو یکسر بھولے ہوئے ہیں، روز بروز لوگوں کے جنازے اُٹھتے دیکھنے کے باوُجود یہ نہیں سوچتے کہ ایک دن ہمارا جنازہ بھی اٹھ ہی جائے گا، یقیناً یہ جنازے ہمارے لئے **خاموش مبلِّغ** کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ زبانِ حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں اُس کو کسی نے اِس طرح نظم کیا ہے: ؎

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے

اے عاشقانِ رسول! افسوس صد کروڑ افسوس! کہ ہم دوسروں کو قَبْر میں اُترتا ہوا دیکھتے ہیں

مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دن ہمیں بھی قَبْر میں اُتارا جائے گا۔آہ! ہماری حالت یہ ہے کہ رات بجلی فیل ہو جائے تو دل گھبراتا خُصوصاً اکیلے ہوں تو بہت خوف آتا اور اندھیرا کاٹ کھاتا ہے، ہائے! ہائے! اِس کے باوُجود قَبْر کے ہولناک گُھپ اندھیرے کا کوئی اِحساس نہیں۔نمازیں ہم سے نہیں پڑھی جاتیں، رَمَضانُ المبارَک کے روزے ہم سے نہیں رکھے جاتے، فرض ہونے کے باوُجود زکوٰۃ پوری ہم سے نہیں دی جاتی، ماں باپ کے حُقُوق ہم ادا نہیں کر پاتے، آہ! رات دن گناہوں میں گزر رہے ہیں، یقیناً موت کا ایک وقت مقرَّر ہے اُسے ٹالنا ممکن نہیں، اگر اِسی طرح گناہ کرتے کرتے یکا یک موت کا پیغام آ پہنچا اور ہمیں قَبْر کے گڑھے میں ڈال دیا گیا تو نہ جانے ہماری **قَبْر کی پہلی رات** کیسی گزرے!

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے ۔۔۔ بن تُو مت اَنجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی ۔۔۔ عاقِل و نادان آخر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چندے زِیْسْت سے ۔۔۔ غمزَدہ ہے جان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے ۔۔۔ سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا عِلْمی تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عالی شان کوٹھی کا عبرت ناک واقعہ

انسان بَہُت لمبے لمبے منصوبے بناتا ہے مگر اُس کی اِس بات کی طرف توجُّہ ہی نہیں

ہوتی کہ لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے، جب یکا یک لگام کھنچے گی اور مرنا پڑ جائے گا تو سب کیا کرایا دھرا کا دھرا رہ جائے گا چُنانچِہ کہا جاتا ہے: ''مدینۃُ الاولیا ملتان'' کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جا بَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، باہم مشورے سے **عالیشان** کوٹھی بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو خوب سجواتے رہے، یہاں تک کہ عظیمُ الشّان مکان تیّار ہوگیا۔ یہ نوجوان جب وطن واپَس آیا تو اُس عظیمُ الشّان کوٹھی میں رہائش کے لئے تیّاریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس عالی شان مکان میں مُنتقِل ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس نوجوان کا **اِنتقال** ہوگیا اور وہ اپنے روشنیوں سے جگمگاتے عالیشان مکان کے بجائے گُھپ اندھیری قَبْر میں **منتقل** ہوگیا۔ ؎

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نُمُونے   مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے   جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عِبرت کی جا ہے تَماشا نہیں ہے

دُنیا کے متوالے

افسوس! ہماری اکثریت آج دُنیا کی متوالی اور فکرِ آخرت سے خالی ہے، ہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو فانی دنیا کی لذّتوں کے باعِث مَسرور وشاداں، زَوال وفنا سے بے خوف،

موت کے تصوُّر سے نا آشنا، لذّاتِ دنیا میں بدمست ہیں تو بعض وہ ہیں جو اِس دارِ ناپائیدار میں یکا یک موت سے ہمکنار ہونے کے اَندیشے سے نابلَد، سَہولتوں اور آسائشوں کے حُصُول میں اس قدر مگن ہوگئے کہ قبر کے اندھیروں، وحشتوں اور تنہائیوں کو بھول گئے۔ آہ! آج ہماری ساری توانائیاں صِرف وصِرف دُنیوی زندگی ہی بہتر بنانے میں صَرف ہورہی ہیں، آخرت کی بہتری کے حُصول کی فکر بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ گزرے ہیں جو دولت وحکومت، جاہ وحَشمت، اَہل وعِیال کی عارِضی اُنسیّت، دوستوں کی وقتی مُصاحَبت اور خُدّام کی خوشامدانہ خدمت کے بھرم میں قبر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکا یک فَنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دنیا میں تادیر رہنے کی ان کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مَسرَّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے ویران کردیئے۔ روشنیوں سے جگ مگاتے مَحلات وقُصور سے اُٹھا کر انہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں منتقل (مُن۔ تَ۔ قِل) کردیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل وعِیال کی رونقوں میں شادمان ومَسرور تھے اور آج قُبُور کی وَحشتوں اور تنہائیوں میں مغموم ورَنجُور ہیں۔

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا
اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا
پڑا رہ گیا سب یُوں ہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دنیا کا دھوکہ

افسوس ہے اُس پر، جو دنیا کی نَیرنگیاں دیکھنے کے باوُجُود بھی اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہو جائے۔ واقعی جو دُنیاوی زندگی کے دھوکے میں پڑ کر اپنی موت اور قَبْر و حَشْر کو بھول جائے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابلِ مذمّت ہے۔ اِس دھوکے سے ہمیں خبردار کرتے ہوئے ہمارا پروَردگار عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سُورۃُ الفاطِر کی آیت نمبر 5 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵

(پ ۲۲، الفاطر: ۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حُکْم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی (یعنی شیطان)۔

اے عاشقانِ رسول! اور میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **یقیناً** جو موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات سے صحیح معنوں میں آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ کیا آپ نے کبھی کسی کو مرنے والے کی قَبْر میں رکھنے کے لئے فرنیچر تیار کرواتے ہوئے، قَبْر میں ائیر کنڈیشنر لگواتے ہوئے، رقم رکھنے کے لئے تجوری بنواتے ہوئے، کھیلوں میں جیتے ہوئے کپ اور دنیوی کامیابیوں کی اسناد سجانے کے لئے الماری بنواتے ہوئے دیکھا ہے؟ نہیں دیکھا ہوگا اور یہ کام شرعاً

دُرُست بھی نہیں ہیں،تو جب سب کچھ یہیں چھوڑ کر جانا ہے تو یہ ڈگریاں ہمارے کس کام کی؟ جس دولت کیلئے ساری زندگی محنت ومشقت کرتے ہیں وہ ہماری کیا مدد کرے گی؟ جس منصب کی بِنا پر اکڑفوں کرتے رہے وہ آخر ہمارے کیا کام آئے گا؟ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!اب بھی وقت ہے،ہوش میں آیئے اور قَبْر وآخرت کی تیاری کرلیجئے۔

دُنیا میں مسافِر بن کر رہو

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک،صاحبِ لولاک،سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرا کندھا پکڑ کر ارشاد فرمایا:''دُنیا میں یوں رہو گویا تم مُسافر ہو۔''حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرمایا کرتے:جب تُو شام کرے تو آنے والی صُبح کا اِنتظار مت کر اور جب صُبح کرے تو شام کا مُنتظر نہ رہ اور حالتِ صحّت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیّاری کرلے۔ (صَحیح بُخاری ج۴ص۲۲۳ حدیث ۶۴۱۶ دارالکتب العلمیة بیروت)

دنیا،آخرت کی تیّاری کیلئے مخصوص ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب سے آخری خُطبہ جو ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے:اللہ تعالٰی نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذریعے آخرت کی تیّاری کرو اور اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ،بے شک دنیا فانی اور آخرت باقی ہے۔تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل

نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخِرت پر ترجیح نہ دو کیونکہ دنیا مُنقَطِع (مُن۔قَ۔طِع) ہونے والی ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رَوک اور) ڈھال اور اُس عَزَّوَجَلَّ تک پہنچنے کا ذَرِیْعہ ہے۔ (ذَمُّ الدُّنیامع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیاج۵ ص۸۳رقم ۴۶ المکتبة العصرية بيروت)

ہے یہ دنیا بے وفا آخِر فنا
نہ رہا اس میں گدا نہ بادشہ

اے عاشقانِ رسول اور میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دنیا کی حیثیت ایک گزرگاہ (یعنی راستے) کی سی ہے جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنّت ہوگی یا جہنَّم! اِس کا اِنْحِصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا! اللہ ورسول عَزَّوَجَلّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت گزاری کرتے ہوئے یا نافرمان بن کر؟ لہٰذا اگر ہم جنّت کے انعامات لینا اور جہنَّم کے عذابات سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں **''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہوگی۔''** ع

اللہ کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

میِّت کا اعلان

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگ اسکا (یعنی مرنے

والے کا) ٹھکانا دیکھ لیں اور اسکا کلام سُن لیں تو مُردے کو بھول جائیں اور اپنی جانوں پر روئیں۔ جب مُردے کو تخت پر رکھ کر اُٹھایا جاتا ہے اُسکی رُوح پھڑ پھڑا کر تخت پر بیٹھ کر نِدا کرتی ہے: **اے میرے اَہل وعِیال!** دنیا تمہارے ساتھ اِس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اِس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حلال اور غیرِ حلال مال جمع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا۔ اسکا نَفع اُن کیلئے ہے اور اس کا نقصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گُزری ہے اس سے ڈرو (یعنی عبرت حاصل کرو)۔ **(التَّذکِرة للقرطبی ص ٧٦ دارالکتب العلمیة بیروت)**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردے کی پُکار

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَةٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب جنازہ تیار ہوجاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، اگر وہ اچّھا ہے تو کہتا ہے مجھے **جلدی** لے چلو، اگر وہ بُرا ہوتا ہے تو اپنے رشتے داروں سے کہتا ہے: ہائے! مجھے تم کہاں لئے جارہے ہو! انسان کے علاوہ ہر ایک چیز اُس کی آواز سُنتی ہے، اگر انسان اسے سن لے تو **بے ہوش** ہوجائے۔ (صَحیح بُخاری ج ١ ص ٤٦٥ حدیث ١٣٨٠)

قَبر کی پُکار

حضرت سیِّدُنا ابو الْحَجّاج ثُمالی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ

مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، **فیض گنجینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب میِّت کو **قبر** میں اُتار دیا جاتا ہے تو **قبر** اُس سے خطاب کرتی ہے: اے آدمی تیرا ناس ہو! تو نے کس لئے مجھے **فراموش** (یعنی بُھلا) کر رکھا تھا؟ کیا تجھے اِتنا بھی پتا نہ تھا کہ میں **فتنوں** کا گھر ہوں، تاریکی کا گھر ہوں، پھر تُو کس بات پر مجھ پر اَکڑا اَکڑا پھرتا تھا؟ اگر وہ مُردہ نیک بندے کا ہو تو ایک **غیبی آواز قبر** سے کہتی ہے: اے **قبر**! اگر یہ اُن میں سے ہو جو **نیکی** کا حُکم کرتے رہے اور **برائی** سے منع کرتے رہے تو پھر! (تیرا سُلوک کیا ہوگا؟) **قبر** کہتی ہے: اگر یہ بات ہو تو میں اس کے لئے **گلزار** بن جاتی ہوں۔ چُنانچہ پھر اُس شخص کا بدن **نور** میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی روح ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف **پرواز** کر جاتی ہے۔ (مُسنَدُ اَبِی یَعلٰی ج ۶ ص ۶۷ حدیث ۶۸۳۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

اے عاشقانِ رسول اور میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی اُس وقت جبکہ **قبر** میں تنہا رہ گئے ہوں گے، گھبراہٹ طاری ہوگی، نہ کہیں جا سکتے ہوں گے نہ کسی کو بُلا سکتے ہوں گے اور بھاگ نکلنے کی بھی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اُس وقت **قبر** کی کلیجہ پھاڑ پکار سُن کر کیا گزرے گی!

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار ... مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار

یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی ... مجھ میں سُن وَحشت تجھے ہوگی بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئیگا ... ہاں مگر اعمال لیتا آئیگا

تیرا فن تیرا ہُنَر عُہدہ ترا کام آئے گا نہ سرمایہ ترا

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا آخِرت میں مال کا ہے کام کیا

دل سے دنیا کی مَحبَّت دُور کر دل نبی کے عِشق سے معمور کر

لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے

بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے

جنّت کا باغ یا جہنَّم کا گڑھا!

اللہ عزَّوَجَلَّ کے محبوب ،دانائے غُیُوب،مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''قَبْر یا توجنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنَّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۲۰۸ حدیث ۲۴۶۸ دارالفکر بیروت)

گورِ نیکاں باغ ہوگی خُلد کا

مجرِموں کی قَبْر دوزخ کا گڑھا

فرماں بردار پر قَبْر کی رحمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَمازوں اور سنّتوں پرعمل کرنے والوں کیلئے قَبْر میں راحتیں اور بے نَمازیوں ، اور گناہوں بھرے غیر شَرعی فیشن کرنے والوں کیلئے آفتیں ہی آفتیں ہوں گی ، چُنانچِہ حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی عَلَیہِ رَحمَۃُ القَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن عُمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ سے روایت ہے، قَبْر مُردے سے کہتی ہے کہ اگر تُو اپنی زندگی میں

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔(ابویعلی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار تھا تو آج میں تجھ پر رحمت کروں گی اور اگر تُو اپنی زندگی میں اللہ تعالٰی کا نافرمان تھا تو میں تیرے لئے عذاب ہوں، میں وہ گھر ہوں کہ جو مجھ میں نیک اور اطاعت گزار ہوکر داخل ہوا وہ مجھ سے خوش ہوکر نکلے گا اور جو نافرمان و گنہگار تھا، وہ مجھ سے تباہ حال ہوکر نکلے گا۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۱۴، اھوال القبور لابن رجب ص۲۷ دار الغد الجدید، مصر)

پڑوسی مُردوں کی پُکار

منقول ہے: جب مُردے کو قَبر میں رکھا جاتا ہے اور اُسے عذاب ہوتا ہے تو **پڑوسی مُردے** اسکو پکار کر کہتے ہیں: اے دنیا سے آنے والے! کیا تُو نے ہماری موت سے نصیحت حاصِل نہ کی؟ کیا تُو نے نہ دیکھا کہ ہمارے اعمال کیسے خَتم ہوئے؟ اور تجھے تو عمل کرنے کی مُہلَت ملی تھی، لیکن تُو نے وقت ضائع کردیا، قَبر کا گوشہ گوشہ اسکو پکار کر کہتا ہے: اے زمین پر اِترا کر چلنے والے! تُو نے مرنے والوں سے عبرت کیوں حاصل نہ کی؟ کیا تُو نے نہیں دیکھا تھا کہ تیرے مُردہ رشتہ داروں کو لوگ اُٹھا اُٹھا کر کس طرح قَبروں تک لے گئے۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۱۶ امرکز اھلسنت برکات رضا الھند)

مُردوں سے گفتگو

''شَرحُ الصُّدُور'' میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک بار ہم امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیم کے ہمراہ مدینۂ منوَّرہ کے قَبرِستان گئے۔ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ

اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے قَبْر والوں کو سلام کیا اور فرمایا: اے قَبْر والو! تم اپنی خبر بتاؤ گے یا ہم تمہیں بتائیں؟ سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے "وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کی آواز سنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: **یا امیرَ الْمُؤمِنِین!** آپ ہی خبر دیجئے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟ حضرتِ مولٰی علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: سُن لو! تمہارے مال تقسیم ہوگئے، تمہاری بیویوں نے دوسرے نکاح کر لئے، تمہاری اَولاد یتیموں میں شامل ہوگئی، جس مکان کو تم نے بہت مضبوط بنایا تھا اُس میں تمہارے دشمن آباد ہوگئے۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔ یہ سن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: **یا امیرَ الْمُؤمِنِین!** ہمارے کفن پَھٹ کر تار تار ہوگئے، ہمارے بال جھڑ کر مُنتَشِر ہوگئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں ہماری آنکھیں بہ کر رُخساروں پر آگئیں اور ہمارے نتھنوں سے پِیپ بہ رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان ہوا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ٢٠٩، ابن عَساکِر ج ٢٧ ص ٣٩٥)

کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے؟

حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے والے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جنھوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تَقْوِیَت بخشی؟ کدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالِب آنے والے؟ بیشک زمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب

یہ قَبْــــر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔ (شُعَبُ الْاِیمان لِلْبَیْھَقِی ج۷ ص۳۶۵ حدیث۱۰۵۹۵)

ابھی سے تیّاری کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُ نا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیں دنیا کی بے ثَباتیوں، اس کی بیوفائیوں اور قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت سے بیدار فرما رہے ہیں، قَبْر وحَشْر کی تیّاری کا ذِہن دے رہے ہیں۔ واقِعی عَقْلمند وُہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹّھا کر لے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یوں قَبْر کی روشنی کا اِنتظام کر لے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر وزیر ہو یا اُس کا مُشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخِرت میں کمی رہی، نَمازیں قصداً اقضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلاعُذْرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں سوائے حَسرت وندامت

کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ **جس** نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی پابندی کی، رَمَضانُ الْمُبارَک کے عِلاوہ نفلی روزے بھی رکھے، گلی گلی کُوچہ کُوچہ **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچائیں، قراٰنِ پاک کی تعلیم نہ صِرف خود حاصِل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، ''چوک دَرس'' دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، ''گھر دَرس'' جاری کیا، سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں ہر ماہ کم از کم تین دن سَفَر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اسکی رغبت دلائی، روزانہ **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی 10 دنوں کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جَمع کروایا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُسکے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضل و کرم سے ایمان سلامت لیکر دنیا سے رخصت ہوا تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبر میں حشْر تک رحمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نورِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

قَبر میں لہرائیں گے تا حَشْر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلْعَت رسولُ اللہ کی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم
(حدائقِ بخشش شریف)

سِنگر (گلوکار) دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟

اے عاشقانِ رسول! بس ہر دم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک ایمان افروز **مدنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ ملیر (باب المدینہ کراچی) کے ایک

اسلامی بھائی (عمر تقریباً 27 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے بچپن میں نعتیں پڑھنے کا شوق تھا، گھریلو فنکشنز (تقاریب) میں بھی کبھی کبھار فرمائشی گانا گالیتا آواز اچھی ہونے کے سبب خوب داد مِلتی جس سے میں ''پھول'' پڑتا۔ جب تھوڑا بڑا ہوا تو گِٹار (ایک آلۂ مُوسیقی) سیکھنے کا شوق چرایا، پھر میں نے باقاعدہ گانا سیکھنے کے لئے اِکیڈمی میں داخِلہ لے لیا، کئی سال تک سیکھنے کے بعد میں نے گانے کے مقابلوں میں حصّہ لینا شروع کر دیا، کئی ٹی وی چینلز پر بھی گایا۔ وقت کے ساتھ ساتھ شُہرت بھی ملتی گئی۔ پھر مجھے دبئی کے بہت بڑے شو (پروگرام) میں شرکت کا موقع ملا، وہاں سے ھند (بھارت) چلا گیا جہاں تقریباً چھ ماہ تک گانے کے مختلف مقابلوں میں حصّہ لیا، بڑے بڑے فنکشنز اور فلموں میں گانا گایا اور کافی نام و مال کمایا۔ پھر گلوکاروں کی ٹیم کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں گیا جن میں [کینیڈا (ٹورنٹو، وِینکوور)، امریکہ کے 10 اسٹیٹس (شِکاگو، لاس انجیلس، سان فرانسسکو وغیرہ)، انگلینڈ (لندن)] میں گیا۔ جب کچھ عرصے کے لئے وطن آیا تو اہلِ خانہ اور مَحلّے داروں نے بڑی پذیرائی کی، اگرچہ نفس کو اس سے بڑا مزہ آیا مگر دل کی دنیا بے سُکون تھی، کچھ کمی سی محسوس ہو رہی تھی۔ دل روحانیت کا طلبگار تھا، نَماز کے لئے مسجد میں آنا جانا ہوا تو وہاں پر عشا کی نَماز کے بعد ہونے والے درسِ **فیضانِ سنّت** میں شرکت کی سعادت ملی۔ درس اچھا لگا لٰہذا میں کبھی کبھار اُس میں بیٹھنے لگا مگر دل و دماغ پر بار بار ملک سے باہَر جانے خوب گانے سنانے، دھن دولت کمانے اور شہرت پانے کا بھوت سُوار تھا، درس کے بعد اسلامی بھائی مجھ پر جُوں ہی **انفِرادی کوشش** شروع کرتے میں ٹال مَٹول کر کے نکل جاتا۔ ایک رات سویا تو خواب میں

دعوتِ اسلامی کے ایک مبلّغ کی زیارت ہوئی جو بُلند جگہ پر کھڑے مجھے اپنے پاس بلا رہے تھے گویا کہ مجھے گناہوں کے دلدل سے نکلنے پر اُبھار رہے تھے، جب صبح اٹھا تو اپنے موجودہ اندازِ زندگی پر کچھ دیر غور وفکر کیا مگر گناہوں بھری حالت ہی رہی، کچھ عرصے بعد میں نے ایک اور خواب دیکھا جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا! کیا دیکھتا ہوں کہ میں مر چکا ہوں اور میری لاش کو غسل دیا جارہا ہے پھر میں نے خود کو برزخ میں پایا، اُس وقت میں نے اپنے آپ کو ایسا بے بس محسوس کیا کہ کبھی نہ کیا تھا، اب میں نے خود سے کہا: ''تم بہت مشہور ہونا چاہتے تھے، دیکھ لی اپنی اوقات!'' صبح جب آنکھ کُھلی تو میں پسینے میں نہایا ہوا تھا اور میرا بدن تھر تھر کانپ رہا تھا اور یوں لگ رہا تھا گویا ایک موقع اور دیتے ہوئے مجھے دوبارہ دُنیا میں بھیج دیا گیا ہو۔ اب میرے سر سے گانا گانے کا بھوت مکمّل طور پر اُتر چکا تھا، میں نے گناہوں سے سچّی توبہ کی اور عزمِ مصمّم کرلیا کہ آئندہ کسی صورت میں بھی گانا نہیں گاؤں گا۔ جب گھر والوں کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے سخت مُزاحمت کی مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کرم سے میرا مَدَنی ذِہن بن چکا تھا لہٰذا میں اپنے فیصلے پر قائم رہا۔ مجھے خواب میں دوبارہ اسی مبلّغِ دعوتِ اسلامی کی زیارت ہوئی، انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی ۔ اللہ تعالٰی کے اِس ارشاد مبارک: وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۶۹﴾

(ترجَمۂ کنزالایمان: اورجنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نیکوں کے ساتھ ہے (پ۲۱، العنکبوت:۶۹)) کے مِصداق مجھے **دعوتِ**

اسلامی میں استِقامت ملتی چلی گئی ۔ میں نے نَمازوں کی پابندی شُروع کر دی ، اپنے چِہرے پر داڑھی شریف سجالی اور اپنے سرکو **سبز سبز عمامے** سے سرسبز کرلیا۔ پہلے میں گانوں کے اشعار پڑھا کرتا تھا اب مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی کتب ورسائل کا مطالعہ کرنا میرا معمول تھا۔ ایک رات کوئی کتاب پڑھتے پڑھتے جب سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور مجھے خواب میں اپنے آقا ومولیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت نصیب ہوگئی جس پر میں اپنے رب عزَّوَجلَّ کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے۔ اس سے میرے دل کو بڑی ڈھارس ملی ۔ پھر مفتیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ حافظ مفتی محمد فاروق عطّاری مدنی علیہ رحمۃُ اللہِ الغنی کی قبرمبارک مسلسل برسات کی وجہ سے جب کھلی تو ان کے صحیح سلامت بدن، تازہ کفن، سبز سبز عمامے اور زلفوں کے جلوے دیکھ کر میں خوشی سے جھوم اُٹھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے وابَستگان پر اللہ ورسول عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کیسا کرم واحسان ہے ۔مَدَنی کام کرتے کرتے کل کا گلوکار **جنید شیخ** مَدَنی ماحول کی برکت سے آج کا مبلّغ ونعت خواں بن گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجلَّ تادمِ تحریر مجھے **دعوتِ اسلامی** کی ذیلی مُشاوَرت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے مسجِد اور بازار میں **فیضانِ سنّت** کا درس دینے، **صدائے مدینہ** لگانے یعنی نَمازِ فجر کیلئے جگانے، علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ اللہ عَزَّوَجلَّ مجھے مرتے دم تک مَدَنی ماحول میں

استِقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

99 اَسماءُ الْحُسنٰی کی خواب میں ترغیب

اے عاشقانِ رسول اور میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کے مشہور و معروف سابِق گلوکار (SINGER) **جُنید شیخ** نے یہ ''مدنی بہار'' لکھوا دینے کے کچھ دن بعد سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ کو بتایا کہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حال ہی میں مجھے پھر ایک بار سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار ہوا، جس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **اَسماءُ الْحُسنٰی** یاد کرنے کا اشارہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ میں نے یاد کر لئے ہیں۔'' پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یوں تو حدیثِ پاک میں 99 **اَسماءُ الْحُسنٰی** یاد کرنے کی فضیلت موجود ہے مگر خوش نصیبی کی معراج کہ آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں تشریف لا کر اپنے دیوانے کو خصوصیت کے ساتھ اِس کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

99 **اَسماءُ الْحُسنٰی** کی فضیلت سنئے اور جھومئے چُنانچِہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ننانوے نام ہیں جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنّت میں داخل ہو گا۔ (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۲۲۹ حدیث ۲۷۳۶) (تفصیلی معلومات کیلئے ''نزہۃُ القاری شرح صحیح البخاری'' صَفْحَہ 895 تا 898 ملاحظہ فرمائیے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری **سنّت** سے **مَحَبَّت** کی اُس نے مجھ سے **مَحَبَّت** کی اور جس نے مجھ سے **مَحَبَّت** کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سنّتیں عام کریں، دین کا ہم کام کریں
نیک ہوجائیں مسلمان، مدینے والے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''سُنّتوں بھرا لِباس پہنو'' کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے لِباس کے بارے میں 17 سُنّتیں اور آداب

تین فرامینِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ جن کی آنکھوں اور لوگوں کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو **بِسْمِ اللہِ** کہہ لے۔ (معجم اوسط ج ۲ ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے

لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ، اللہ (پاک) کا ذکر جنات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے (مراۃ ج ا ص ٢٦٨) ﴿2﴾ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔) تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے (شُعَبُ الْاِیمان ج ٥ ص ١٨١ حدیث ٦٢٨٥) ﴿3﴾ جو باوجودِ قدرت زیب وزینت کا (یعنی خوبصورت) لباس پہننا تواضع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے، اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلہ (یعنی جنتی لباس) پہنائے گا (ابو داؤد ج ٤ ص ٣٢٦ حدیث ٤٧٧٨) ﴿4﴾ مالدار اگر اللہ پاک کی نعمت کے اظہار کی نیت سے شرعی خرابی سے پاک عمدہ لباس پہنے تو ثواب کا حقدار ہے ﴿5﴾ سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ٣٦) ﴿6﴾ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''سب میں اچھے وہ کپڑے جنھیں پہن کر تم خدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو، سفید ہیں۔'' (ابن ماجہ ج ٤ ص ١٤٦ حدیث ٣٥٦٨) یعنی سفید کپڑوں میں نماز پڑھنا اور مردے کفنانا اچھا ہے (بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٠٣) ﴿7﴾ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جو اپنا

لباس صاف رکھے اُس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خوشبو لگائے اُس کی عقل میں اضافہ ہوگا'' (احیاء العلوم (اردو) ج۱ص ۵۶۱) ﴿8﴾ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۴۱) ﴿9﴾ روایت میں ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ پاک اُسے ایسے مرض میں مبتلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۳۹) حضرتِ سیِّدُنا امام برہانُ الدین زَرنوجی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: عمامہ بیٹھ کر باندھنا، یا پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا تنگدستی کے اسباب ہیں (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم ص۱۲۶) ﴿10﴾ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم ص۴۳) ﴿11﴾ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ﴿12﴾ ''بہارِ شریعت'' جلد3 صَفْحہ409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ

انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ﴿13﴾ سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے (مراۃ ج ٦ ص ٩٤) ﴿14﴾ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ (یعنی لیڈیز) لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے (ورنہ پہنانے والے گنہگار ہوں گے) ہاں جو لباس مرد و عورت اور بچہ اور بچی دونوں میں پہنا جاتا ہو اور اس میں کوئی شرعی خرابی نہ ہو تو دونوں پہن سکتے ہیں ﴿15﴾ ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ''عورت'' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٩٣) اس زمانے میں بہتیرے (یعنی بہت سے لوگ) ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کرتے وغیرہ سے اِس طرح چھپا ہو کہ جلد (یعنی SKIN) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ **حرام** ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی (بہارشریعت ج ١ ص ٤٨١) اِحرام والے کو اِس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے ﴿16﴾ آج کل بعض لوگ سرِ عام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نظر آتی ہیں یہ **حرام** ہے، ایسوں

کے کھلے گھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی **حرام** ہے۔ بالخصوص کھیل کود کے میدان، ورزِش کرنے کے مقامات اور ساحِلِ سمندر (BEACH) پر اِس طرح کے مناظر زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مقامات پر جانے میں نظر کی حفاظت کی سخت ضرورت ہے

﴿17﴾ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔

(بہارِ شریعت ج۳ ص۴۰۹، رَدُّ الْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب **"بہارِ شریعت"** حصّہ **16** (312 صَفْحات) نیز **120** صَفْحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

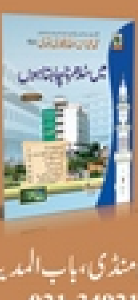

ISBN 978-969-579-678-8
0109106

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
021-34921389-93 Ext: 2634
MC 1286
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net